Click on http://www.Paksociety.com for More

زرد آنچل

سُمیرا غزل صِدیقی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

Click on http://www.Paksociety.com for More

میں ریزہ ریزہ تو ہوتا ہوں پر شکست کے بعد
مگر نڈھال بہت دیر تک نہیں رہتا
جواب مل ہی تو جاتا ہے ایک چپ ہی نہ ہو
کوئی سوال بہت دیر تک نہیں رہتا

موسم گرما کی حدت اب قدرے کم ہوچکی تھی فضا میں ہلکی سی خنکی در آئی تھی وہ آج صبح سے ہی صحن میں لگی کیاریوں کی صفائی ستھرائی میں مصروف تھی۔ دادی اماں وہیں تخت پر بیٹھی تسبیح کے دانے گرا رہی تھیں اور اس کی اماں کچن میں پراٹھے بنانے میں مصروف تھیں۔ پراٹھوں کی اشتہا انگیز خوش بو سے اس کا دل بھی اب للچانے لگا تھا وہ کام ختم کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اوپری منزل سے آتی تائی اماں کی آواز نے اسے شدید کوفت میں مبتلا کرڈالا تھا۔

''کرن بیٹا! میری طبیعت ٹھیک نہیں' اپنی امی سے کہو چار پراٹھے بنا کر اوپر بھیج دیں لائبہ کو کالج اور اسد کو اسکول بھی جانا ہے۔'' وہ جانتی تھی کہ ایسا ہی کوئی حکم صادر ہوگا۔

''لو جی میری پیاری اماں! ہوگئے تائی اماں کے ڈرامے شروع' آپ کو کس نے کہا ہے کہ اتنا اچھا کھانا پکایا کریں۔'' اس کی آواز قدرے تیز تھی' دادی اماں بھی کھل کے مسکرائی تھیں۔

''بری بات بیٹا! وہ تمہاری بڑی ہیں' کتنی بار سمجھایا ہے ایسی فضول گوئی مت کیا کرو۔'' امی نے کچن کی کھڑکی سے باہر جھانکا تھا وہ ایسی ہی تھیں سادہ لوح' ہر ایک کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار۔

''اُف امی! آپ بھی کتنی بھولی ہیں' تائی اماں الگ رہتی ہیں پھر بھی ہر وقت خدمت کے لیے آپ کو آوازیں دیتی رہتی ہیں جب آپ بیمار ہوتی ہیں کبھی نیچے جھانک کے دیکھا انہوں نے۔'' وہ وہی کہہ رہی تھی جو بچپن سے دیکھتی آئی تھی وہ اپنی اماں سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔

''وہ بڑی ہیں آئندہ ایسا مت بولنا۔'' نجمہ نے پراٹھے اور چائے کی کیتلی بڑی سی ٹرے میں رکھ کے اس کے ہاتھ میں تھمائی اور وہ ماں کو گھورتی ہوئی بجھے دل کے ساتھ اوپر آگئی' اس کا دل اب ناشتا کرنے کو بھی نہیں چاہ رہا تھا۔ دادی اماں نے بھی کچھ بولنا مناسب نہ سمجھا وہ جانتی تھیں' نجمہ ایسی ہی ہے۔

❁......❁......❁

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.Paksociety.com for More

"احمد صاحب میں نے کہہ دیا ہے اس بار ہم قربانی ضرور کریں گے وہ بھی الگ' یہ نہ ہو کہ ہر دفعہ کی طرح اپنی اماں کے ہاتھ میں جا کے پیسے تھما دیں کہ لو اماں! تم قربانی کرلو' ایک ہی گھر ہے ہمارا۔" سفینہ تائی احمد صاحب کے مسلسل کان کھا رہی تھیں۔ عید قرباں میں ایک ماہ رہ گیا تھا سو وہ اب کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھیں ہر سال اپنے میکے میں ہونے والی قربانی کی شاندار دعوت وہ کبھی نہ بھولتی تھیں پورا خاندان اکٹھا ہوتا تھا سو اس بار انہوں نے پکا تہیہ کر رکھا تھا کہ وہ بھی قربانی کرکے اپنے میکے والوں کی ویسی ہی شاندار دعوت کریں گے۔

"قربانی ہوتی تو ہے گھر میں' تم کرو یا اماں بات تو ایک ہی ہے نہ سفینہ! تم سمجھتی کیوں نہیں۔" احمد اپنی بیوی کی ہٹ دھرمی سے کافی پریشان تھے۔

"مجھے اس بارے میں کچھ نہیں سننا احمد صاحب! ہوش کے ناخن لیں' بچی جوان ہوگئی ہے کل کلاں کو اس کی شادی بھی کرنی ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے بس اس بار ہم قربانی ضرور کریں گے اور میں اپنے سارے خاندان کو بلاؤں گی دعوت میں۔ بھئی وہ جب ہمارے گھر آئیں گے' مل کے بیٹھیں گے' لائبہ کو صحیح سے پرکھیں گے' تب ہی تو بات بنے گی نا۔" انہوں نے بھی تاک کے نشانہ لگایا تھا۔ وہ جانتی تھیں لائبہ کی شادی والی دھمکی ضرور کارآمد ثابت ہوگی اور یہی ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی' بھلا تم سے کوئی جیت سکتا ہے۔" ہار مانتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ دیکھے بنا کہ ان کی شریک حیات کی آنکھوں میں کیسی چمک اتر آئی تھی دکھاوے اور نمود و نمائش کی۔

❁......❁......❁

پورا دن کرن کا موڈ شدید آف رہا تھا احتجاجاً اس نے اماں سے بات تک نہیں کی تھی نہ دوپہر کا کھانا کھایا نہ شام کا ناشتا سب کے ساتھ کیا تھا۔ خود کو مصروف ظاہر کرنے کی کوشش میں صبح سے گھر کی صفائی ستھرائی میں مصروف تھی کبھی الماریاں صاف کرتی تو کبھی گھر کے جالے۔ دادی خوب جانتی تھیں کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے جب ہی تو چائے کے ساتھ سموسے لے کر اس کے پاس چلی آئی تھیں۔

"میں جانتی ہوں بیٹا! تم اپنی ماں سے خفا ہو' تمہاری اماں بہت ہی سیدھی سادی ہے اور تمہاری تائی اماں شروع سے ایسی ہیں۔ جب ہی تو میں نے اوپر والا پورشن بنوا کے اسے الگ کردیا تھا مگر بھلا ہو تمہاری اماں کا جنہوں نے تمہاری تائی کو بڑا سمجھتے ہوئے ان کی خوب خدمت کی۔ تمہیں بھی پرائے گھر جانا ہے اس لیے سمجھا رہی ہوں کہ بیٹا کسی کا کوئی کام کردینے سے نہ ہم چھوٹے ہوجاتے ہیں نہ ہی ہمارے ہاتھ گھس جاتے ہیں۔ عورت کی زندگی ہی گھر کا کام کرنا ہے اور سسرال میں اصل عزت ہی اسی سے ہے۔ آج دیکھ لو پورے خاندان بھر میں تمہاری ماں کی سلیقہ مندی کی اس کے اچھے ہونے کی کیسی عزت ہے۔ اب تم بھی یہ کھاؤ اور اپنا موڈ ٹھیک کرو' ایک نہ ایک دن تمہاری تائی اماں کو اپنی دیورانی کا خیال ضرور آئے گا۔" دادی اماں نے بات کچھ اس طرح سمجھائی کہ کرن کی سمجھ میں آ گئی' اب وہ مسکراتے ہوئے چائے اور سموسوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

دادی اماں (نسرین شاہ) اور خالد شاہ کے دو ہی سپوت تھے احمد شاہ اور زاہد شاہ۔ خالد شاہ مشینوں کا کام کرتے تھے یوں زندگی کا گزر بسر اچھے سے ہوجاتا تھا۔ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کو گریجویشن تک پڑھایا پھر اس کے بعد دونوں نجی فرم میں ملازمت کرنے لگے۔ ان دنوں خالد شاہ کی طبیعت زیادہ خراب رہنے لگی تھی وہ پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا تھے ایسے میں نسرین کو احمد کی شادی کا خیال آیا تھا۔ نسرین نے اپنی بھابی کی بیٹی سفینہ سے احمد کا نکاح کردیا یوں ایک مہینے میں ہی وہ اس گھر کی بہو بن گئی۔ نسرین کا خیال تھا کہ بہو گھر سنبھالے گی اور وہ اپنے بوڑھے شریک

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.Paksociety.com for More

حیات کی اچھے سے خدمت کر پائیں گی مگر ایسا نہ ہوا شادی کے ایک ہفتے بعد ہی خالد شاہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے' دونوں بیٹے اپنے باپ کی موت کے بعد ڈھے سے گئے' ایسے میں نسرین نے اپنے آنسو چھپا کے اپنے بیٹوں کو سنبھالا اور خود کو سخت کر لیا۔

آہستہ آہستہ سب اپنی روٹین پر آنے لگا نسرین نے گھر پر دھیان دینا شروع کر دیا تھا جب ہی ان پر سفینہ کے پھوہڑ پن اور زبان درازی کا ادراک ہوا تھا انہوں نے اسے اپنا سمجھ کے بڑی بہو بنایا مگر وہ تو کھوٹا سکہ نکلی تھی۔ نسرین نے سفینہ کو ہر چیز سمجھانا اور اسے ٹوکنا شروع کر دیا نتیجتاً ان کے گھر میں بھی وہی ساس بہو کا روایتی رشتہ قائم ہو گیا۔ دو سال تک انہوں نے جیسے تیسے گزارا کیا پھر بڑی سی کمیٹی ڈال کے گھر بنوایا۔ زاہد کی شادی اپنی دور پرے کی رشتہ دار کی بیٹی نجمہ سے کی' ابھی نئی نئی شادی تھی سو انہوں نے سفینہ کو الگ نہیں کیا تھا مگر جلد ہی اس کی نوبت بھی آ گئی تھی۔

ایک طرف سفینہ کا پھوہڑ پن تھا تو دوسری طرف نجمہ کی سلیقہ مندی' سفینہ نجمہ سے نہ صرف جلنے لگی تھی بلکہ ہر وقت اس پر طنزیہ جملے بھی کسنے لگی تھی۔ نجمہ سیدھی سادی تھی' کبھی پلٹ کے جواب نہ دیتی' نسرین کو نجمہ کی بڑی فکر تھی اس لیے جب سفینہ نے لائبہ کو جنم دیا اس کے کچھ عرصے بعد ہی نسرین نے سفینہ کو اوپر شفٹ کر دیا۔ جھگڑے تو اب ختم ہو گئے تھے مگر نجمہ کی خدمتیں ساری زندگی چاہتی تھیں' یہ بات نسرین کے لیے پریشان کن تھی۔

❁......❁......❁

اگلے روز احمد نے آ کے ماں کو اپنی الگ قربانی کرنے کا فیصلہ سنا دیا تھا گھر کے سب ہی افراد حیران تھے۔

"پگلا تو نہیں گئے ہو احمد! تمہاری بیوی کی حرکتوں کی وجہ سے میں نے اس گھر میں دو چولہے جلانے کی اجازت دی مگر کان کھول کے سن لو یہ الگ الگ قربانی والا معاملہ اس گھر میں نہیں ہو گا۔ عید ہمیشہ ہم سب ساتھ مناتے ہیں اس بار بھی ساتھ منائیں گے۔" دادی اماں کا فیصلہ اٹل تھا احمد گھبرا گئے۔ بیوی کو منع بھی نہیں کر سکتے تھے۔

"اماں پلیز' بات سمجھیں سفینہ اس عید پر اپنے سارے خاندان بھر کو بلانا چاہتی ہے اس کا کہنا ہے کہ لائبہ اب بڑی ہو گئی ہے لوگ آئیں گے جائیں گے تو اس کی کہیں بات بنے گی۔" احمد نے جھجکتے ہوئے ساری بات کہہ دی تھی' اماں پل میں سفینہ کی چالاکی کا معاملہ سمجھ گئی تھیں۔

"بہانے نہ بناؤ......" اس سے پہلے کہ اماں بات مکمل کرتیں زاہد اٹھ کر آ گئے تھے۔

"رہنے دیں اماں! اگر بھائی قربانی کرنا چاہتے ہیں تو کرنے دیں' کسی کو قربانی کے لیے منع نہیں کرنا چاہیے۔ بھائی قربانی کریں یا ہم ایک ہی بات ہے گھر تو ایک ہی ہے نا۔ قربانی تو ایک ہی ہو گی نا۔" زاہد کی بات اماں کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے کر لو اپنا شوق پورا۔" انہوں نے اجازت دے دی تھی' احمد صاحب خوشی خوشی اٹھ کے چلے گئے۔

"بیٹا! تم چھوٹے ہو وہ بڑا لیکن اس نے کبھی بڑا پن نہیں دکھایا۔" اماں افسردہ سی ہو گئی تھیں۔ زاہد نے اماں کو گلے لگایا ان کا موڈ فوراً ٹھیک ہو گیا تھا۔

❁......❁......❁

عید قرباں میں اب صرف ایک ہفتہ رہ گیا تھا احمد صاحب پچیس ہزار لے کے منڈی پہنچ گئے تھے۔ ہر سال وہ اماں کو قربانی کے لیے پچیس ہزار ہی دیتے تھے اور پچیس ہزار زاہد دیتا تھا دونوں کے پیسے ملا کے اچھا جانور آ جاتا تھا لیکن اس بار سفینہ کی ضد اور کم عقلی کے باعث آج وہ اکیلے کھڑے تھے۔ مہنگائی کے اس طوفان میں پچیس ہزار کوئی اہمیت نہ رکھتے تھے۔ وہ دو دن تک مختلف منڈیوں میں خوار ہوئے تب کہیں جا کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.Paksociety.com for More

ایک چھوٹا سا بچھڑا ان کے ہاتھ آیا۔ گھر لائے تو ماسوائے سفینہ کے کسی نے نقص نہ نکالے‘ سب ہی نے اللہ کا شکرادا کیا۔

”اسے نیچے ہی باندھ دیں احمد! نجمہ کو تو صحیح سے دیکھ بھال کرنی آتی ہے جانوروں کی‘ ہر سال وہی تو یہ کام کرتی ہے۔“ انداز طنزیہ تھا دادی اماں نے انہیں گھورا۔

”ہاں ہاں بھائی! کیوں نہیں قربانی کے جانوروں کی تو خوب خدمت کرنی چاہیے جب ہی تو قربانی کا حق ادا ہوتا ہے۔“ سادہ سی نجمہ اس بار بھی خدمت کے لیے خودآگے بڑھی تھی۔ دادی اماں سمیت کرن کو بھی غصہ آیا تھا وہ اپنی اماں کی اکلوتی اولاد جو تھی مگر یہاں پروا کس کو تھی۔ احمد گائے باندھ کے چلے گئے‘ پیچھے نجمہ اس کے دھیان کو رہ گئی جس سفینہ کو قربانی کا شوق تھا وہ ایک بار بھی نیچے جھانکنے نہ آئی تھی۔

”کیا ایسی ہوتی ہے قربانی۔“ کرن سوچ کے رہ گئی۔

❁......❁......❁

اپنے سارے خاندان کو وہ عید کے دوسرے دن کا دعوت نامہ بذریعہ ٹیلی فون پہنچا چکی تھی بس اب نجمہ سے بات کرنا باقی تھی۔ آج کل ان کے پارلر کے چکر لگ رہے تھے اور اس کام میں انہوں نے بے چاری لائبہ کو بھی گھسیٹ لیا تھا‘ فیشل کرالو‘ آئی برو بنالو‘ ہیئر کٹنگ کرالو‘ اچھی طرح تیار ہوا کرو یہ سب وہ اپنی بیٹی کو سکھا رہی تھیں۔ نہیں سکھایا تھا تو یہ کہ بیٹا کچن صاف رکھا کرو‘ برتن اکٹھے نہ کیا کرو‘ ہاتھ کے ہاتھ دھو دیا کرو۔ جھاڑو ٹھیک لگایا کرو‘ کونے کھدروں میں کچرا جمع رہ جاتا ہے۔ روٹی گول بنایا کرو‘ سالن کا مصالحہ ٹھیک بھونا کرو۔ وہ جیسی خود تھیں ویسی ہی ان کی بیٹی تھی‘ سارا دن اسد گھر میں کچرا پھیلائے رکھتا۔ وہ بھی صاف نہ کرتیں بس صبح جو ایک بار صفائی ہوجاتی تو دوبارہ نہ ہوتی۔ دادی اماں تو اوپر آتی نہ تھیں بے چاری کرن کے ہی چکر لگتے تھے‘ اسے گندگی برداشت نہ تھی سو اس کا اوپر دل ہی نہ لگتا ورنہ لائبہ سے اسے کوئی خاص بیر نہ تھا۔ کرن ماں کا پرتو تھی۔ سلیقہ مندی کا منہ بولتا ثبوت‘ سو دادی کو بھی اس کی فکر نہ تھی۔ فکر تھی تو لائبہ کی آخر کو ان کا خون تھی‘ نام تو ان کا ہی خراب ہونا تھا بیاہ کر جاتی تو یہ کہا جاتا کہ ”ماں نہ سکھا پائی تو کم از کم دادی ہی سکھا دیتیں۔“ مگر وہ دادی کے پاس بیٹھتی کب تھی ان کی سنتی کب تھی‘ جب سے گائے آئی تھی بے چارا اسد ہی فارغ اوقات میں نیچے آجاتا تھا۔

گائے کے ساتھ کھیلتا رہتا‘ کرن سے اس کی بنتی بھی بہت تھی۔ عید میں تین دن رہ گئے تھے سفینہ لائبہ کے ہمراہ نیچے آئی تو کرن نے پہلو بدلا تھا‘ جانتی تھی تائی اماں بنا مطلب کے کبھی نیچے نہیں آتیں۔

”نجمہ! فارغ ہو تو ذرا یہاں آؤ۔“ دادی سے دعا سلام کے بعد انہوں نے کچن میں چائے بناتی نجمہ کو آواز دی تھی۔

”جی آئی بھابی!“ جھٹ چائے کی ٹرے کباب کے ہمراہ لے آئی۔

”بھئی وہ تم نے پچھلی عید پر بریانی اور پائے اتنے زبردست پکائے تھے نہ میری تو زبان سے ابھی تک اس کا ذائقہ نہیں گیا۔ کیا کروں تمہارے ہاتھ کا کھانا تمہارے جیٹھ جی کو بھی بڑا پسند ہے وہ تو بس یہی کہتے ہیں بھئی کھانا پکاؤ تو نجمہ کی طرح سو میں سوچ رہی ہوں کہ عید کے دوسرے دن کھانا تم پکاؤ اوپر‘ میرے بھی سب گھر والے آئیں گے‘ بھئی مجھ سے یہ سب اکیلے نہیں ہوگا۔ میں مدد کردوں گی تمہاری پھر یہ لائبہ اور کرن بھی تو ہیں ویسے بھی تو عید تو ہم سب مل کے ہی مناتے ہیں نا۔“ وہ فطرتی مطلبی تھیں دل میں دیورانی کے خلاف بغض پالے‘ اپنا کام نکلوانے کے لیے وہ اوپری دل سے اس کی تعریف میں رطب اللسان تھیں دادی اماں نے اشارے سے نجمہ کو منع کرنا چاہا تھا۔

”بھئی جب قربانی الگ کررہی ہو‘ دعوت تم کررہی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

Click on http://www.Paksociety.com for More

"ہوتو نجمہ کیوں کام کرے؟" اس سے پہلے کہ نجمہ ہاں کرتی دادی فوراً بول پڑی تھیں۔ سفینہ نے دل ہی دل میں اپنی ساس کو کوسا تھا۔

"ارے نہیں امی! آپ کیسی باتیں کررہی ہیں' بھابی صحیح تو کہہ رہی ہیں اتنا سب وہ اکیلے کیسے کریں گی۔ میں آجاؤں گی بھابی' آپ فکر نہ کریں۔" نجمہ نے فوراً ساس کی بات کی نفی کی' کرن کو بھی بہت غصہ آیا تھا۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی کون سا نجمہ کے میکے والوں کو بلایا تھا سفینہ نے مگر وہ نجمہ تھی ہر کام میں آگے۔

"شکریہ نجمہ!" سفینہ نے چائے پیتے ہوئے کہا پھر کام کا بہانہ کرکے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ لائبہ بھی ماں کے پیچھے ہوئی جو کام کرنے آئے تھے وہ تو ہو ہی گیا تھا جاتے جاتے انہوں نے اپنی قربانی کی گائے تک کو دیکھنا گوارا نہ کیا تھا بلکہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے منہ پر کپڑا رکھ لیا تھا تاکہ بدبو نہ محسوس ہو۔

❁......❁......❁

عید قرباں کا دن بھی آن پہنچا تھا احمد اور زاہد نے مل کے گائے ذبح کی تھی اب باقی کی ذمہ داری خواتین کی تھی احمد نے سارا گوشت سفینہ کے آگے لاکے رکھ دیا تھا۔

"ارے بھئی یہ کیا کررہے ہیں آپ' بھلا میں کب سے گوشت وغیرہ بنانے لگی۔ آپ نجمہ کو دیں یہ سب' مجھے تو متلی شروع ہوجاتی ہے ابھی تو اتنا کام ہے کل کا۔" سفینہ نے ہاتھ جھاڑے تھے۔ جبکہ نجمہ چپکے چپکے رورہی تھی ایک ہفتہ میں اسے اس پیارے سی گائے سے اتنی محبت ہوگئی تھی۔ اپنے ہاتھ سے کھلاتی تھی' نہلاتی تھی صفائی کرتی تھی اور اصل قربانی بھی تو یہی ہے اپنی پیاری چیز کو اللہ کی راہ میں قربان کرنا۔ سفینہ کو کب قربانی کے اصل مفہوم سے آگہی تھی اس کے لیے تو دکھاوا ضروری تھا' دعوت ضروری تھی۔ نجمہ نے سارا گوشت صاف کرکے غریبوں کا حصہ الگ کیا۔ سفینہ چیخی تھیں مگر کسی نے ان کی نہ سنی پھر سفینہ کی ہدایت کے مطابق رشتہ داروں کے حصے بنادیئے۔ گوشت پکایا مگر نجمہ سے کھایا نہیں گیا اس کا دل اداس تھا۔

❁......❁......❁

آج صبح سے ہی نجمہ اوپر تھی' اپنی بھابی کے ہدایت ناموں پر کسی مشین کی طرح عمل کررہی تھی۔ لائبہ کیا خاک کام کراتی اسے تو فیشن پرستیوں سے فرصت نہ تھی۔ کرن کا دل جل رہا تھا' ماں صبح سے کام میں لگی تھی مجبوراً کرن نے ہی ان کی مدد کی۔ دادی اماں اوپر آئی نہیں تھیں' شام کو سب مہمان آنا شروع ہوگئے تھے کرن بھی نیچے آگئی تھی سلیقے سے تیار ہوئی وہ کہیں سے بھی اوور نہیں لگ رہی تھی جبکہ لائبہ نے بے تحاشا میک اپ تھوپ رکھا تھا جو بھی مہمان آیا وہ نیچے ہی آیا تھا۔ صاف ستھرا گھر اپنی سلیقہ مندی کا ثبوت دے رہا تھا جو آیا سراہ کے گیا۔

نجمہ نے تمام مہمانوں کو پہلے کولڈ ڈرنک اور گھر میں بنے سموسے سرو کیے پھر سب مل کے اوپر چلے گئے۔

کرن نے جان بوجھ کے اوپر کی صفائی ستھرائی پر توجہ نہیں دی تھی اس کا ماننا تھا کہ اس کی تائی اماں کے گھر والوں کو بھی تو پتا چلے کہ وہ کتنی سلیقہ مند ہیں نجمہ تو خود بے چاری کچن میں مصروف تھی صبح سے۔ اس نے سوچا تھا کہ کم ازکم صفائی وغیرہ تو بھابی خود ہی صحیح سے کرلیں گی مگر دیواروں پر لٹکے جالوں اور جگہ جگہ کارپٹ پر مٹی دیکھ کے وہ بھی شرمندہ ہوگئی تھیں۔

سفینہ کی بھابی آسیہ نے ہر چیز نوٹ کی تھی یہ وہی بھابی تھیں جن کے بیٹے سے سفینہ لائبہ کا رشتہ کرنا چاہتی تھیں ان کا بھتیجا انجینئر تھا خوب صورت تھا اور کیا چاہیے تھا۔

"بھئی کھانا تو بہت زبردست پکا ہے۔" پائے' شامی کباب' بریانی' بہاری بوٹی اور میٹھے میں کھیر اور کسٹرڈ جیسے کئی لوازمات تھے سب ہی نے کھانے کو سراہا تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Click on http://www.Paksociety.com for More

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

Click on http://www.Paksociety.com for More

"ہماری چچی کھانا پکاتی ہی ایسا ہیں کہ انگلیاں چاٹتے رہ جاؤ۔" اس سے پہلے کہ سفینہ سارا کریڈٹ اپنے سر لیتیں چودہ سالہ میٹرک کے اسٹوڈنٹ اسد نے سچ بتاتے ہوئے اپنی ماں کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

"وہی تو بھئی ایک دو بار میں نے سفینہ کے ہاتھ کا کھانا کھایا ہے جب ہی تو میں سوچ رہی تھی کہ یہ سفینہ کے ہاتھ کا نہیں۔ بھئی واہ نجمہ! تمہارے ہاتھ میں تو بڑا ہی ذائقہ ہے یقیناً تمہاری بیٹی بھی اچھا پکاتی ہوگی۔" آسیہ نے پہلے نجمہ کو پھر کرن کو ستائشی نظروں سے دیکھا تھا سفینہ بل کھا کے رہ گئی تھیں۔

"جی شکریہ!" نجمہ مسکرائی' کھانے کے بعد چائے کا دور چلا تھا جو کرن نے بنائی تھی۔ لائبہ کو کہاں فرصت تھی کچن میں جانے کی' آسیہ سفینہ کو اک سائیڈ پر لے گئی تھیں۔

"تمہاری بھتیجی کرن کی کہیں بات وغیرہ تو طے نہیں ہوئی۔" سوال ایسا تھا سفینہ پٹپٹا گئی تھیں۔

"کیوں بھابی...... خیریت؟" وہ یہی بول پائی تھیں۔

"تمہیں پتا تو ہے میں اپنے بیٹے نائل کے لیے رشتہ ڈھونڈ رہی ہوں تم پچھلی بار آئی تھیں تو تمہیں بتایا تھا نہ میں نے۔ بھئی میں تو بیٹی کی ماں کو دیکھ کر لڑکی پرکھتی ہوں' جیسی ماں ہوتی ہے ویسی بیٹی۔ تمہاری دیورانی ساس کے ساتھ ابھی تک نباہ رہی ہے' تمہاری بھی اتنا کام کرتی ہے اتنی سلیقہ مند ہے بھئی اس کی بیٹی بھی اس کے جیسی لگتی ہے' میں تو اسی سے نائل کا رشتہ کروں گی۔ تم بتاؤ اس کا رشتہ ہوا کے نہیں پھر میں تمہاری ساس سے بات کرلوں گی۔" وہ سفینہ کے دھواں ہوتے چہرے کو نظر انداز کیے بنا اپنی بات کہنے میں مصروف تھیں۔

"مگر بھابی! لائبہ بھی تو آپ کی بھتیجی ہے اس کے ہوتے ہوئے آپ کرن کا رشتہ کیسے مانگ سکتی ہیں۔" سفینہ نے دوٹوک بات کرنے کی ٹھانی تھی۔

"برا مت ماننا سفینہ مگر میرا ایک ہی بیٹا ہے میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھ سے الگ رہے جس طرح تم اپنی ساس سے نہ نبھاہ کر پائیں' ہوسکتا ہے کہ تمہاری بیٹی بھی نہ نباہ کر پائے اور تمہاری اور لائبہ کی سلیقہ مندی تو مجھے پتا ہی ہے۔ میں جانتی ہوں تم نے یہ دعوت بھی اسی لیے رکھی' اتنی قربانی کی مگر سفینہ تم مجھے عزیز ہو اسی لیے سمجھا رہی ہوں کہ قربانی کسی دکھاوے کا نام نہیں ہے۔ قربانی تو وہ ہے کہ ہم اپنے جانور کو عزیز رکھیں' خدمت کریں' گھن نہ کریں پھر اپنی پیاری چیز اللہ کی راہ میں قربان کرکے غریبوں کی مدد کریں۔ ہم تمہاری دعوت اس لیے کرتے ہیں کہ تم اس گھر کی بیٹی ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم اسے دکھاوا سمجھو اور دکھاوے کے لیے تم بھی دعوتیں کرتی پھرو۔ عید قرباں کا مطلب یہ ہرگز نہیں۔ اسد نے مجھے بتایا کہ مامی ہم تو الگ گائے لائے لیکن نیچے قربانی کی' چچی نے سب کام کیا ہے۔ وہ بچہ ہے سچ بولتا ہے لیکن تم بڑی ہو بڑا پن دکھاؤ۔ میں تمہاری ساس سے بات کرکے آتی ہوں۔" جنہیں آج تک کوئی آئینہ نہیں دکھا پایا تھا' انہیں آسیہ ایک لمحہ میں آئینہ دکھا گئی تھیں۔ انہوں نے قربانی کی' دکھاوا کیا اور ہار بیٹھیں لیکن یہ ہار ضروری تھی انہیں احساس دلانے کے لیے' اپنا کل سنوارنے کے لیے۔ وہ روئی نہیں تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ غلط ہیں' ابھی انہیں بہت کچھ کرنا تھا سب سے پہلے اللہ سے معافی مانگی تھی اس کے بعد نجمہ سے۔

آج سے انہیں اپنی گرہستی سلیقہ سے سنبھالنی تھی تاکہ کوئی بیٹی اپنی ماں کی وجہ سے بن بیاہی نہ رہ جائے۔ اس عید پر قدرت نے ان کے زرد آنچل میں آگہی کے ستارے بھر دیے تھے' اب ہر صبح روشن ہونی تھی۔

For More Visit
Paksociety.com

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY